غزل

☆

جناب شمس نوید عثمانی

☆

یاد بھرے افسانے کل کے — پاس آتے ہیں دور نکل کے
طوفانوں سے زیادہ بوجھل — آنکھ کے آنسو ڈھلکے ڈھلکے
ساکن سطحیں تہِ طوفانی — اُف یہ سناٹے ہلچل کے
"یاد" نہیں، وہ خود آتے ہیں — اکثر تنہائی میں ڈھل کے
تیری حیا اور تیرے آنسو — سادہ رنگ ترے آنچل کے
شق ہونے آ جائیں چٹانیں — کچھ چشمے پھوٹیں گے اُبل کے
راہ کے سایہ دار درختو! — ٹھیریں گے منزل تک چل کے
دب نہ سکا ظلمت سے اُجالا — رات سے کتنے تارے جھلکے
شامِ زمیں تک ڈھونڈتے آئے — ڈھونڈنے والے صبحِ ازل کے
"نور" نہیں تو مشرق و مغرب — چند اندھیرے چند دھندلکے

ہائے وہ افسانے جب انساں
سو جائیں عنوان بدل کے

غزل

جناب فانی مرادآبادی، لائل پور

☆

کچھ بات ہے جو ہونٹوں پر آہ و فغاں نہیں
ورنہ اب اس قدر بھی کوئی بے زباں نہیں

اے دوست ان دنوں مری بیچارگی نہ پوچھ
کہتا ہوں آشیاں اُسے جو آشیاں نہیں

یہ کس مقام پر ہوں میں اے بے خودیٔ شوق
اُن کے جمال و حسن پر اُن کا گماں نہیں

اب تو سمجھ کے بھی جو نہ سمجھے تو اور بات
ورنہ نگاہِ یاس مری بے زباں نہیں

دیکھو ترس رہا ہے زمانہ سکون کو
سمجھو سکوتِ مرگ کا عالم کہاں نہیں

یارب پہنچ گئے ہیں کہاں صاحبانِ دل
کیسی حیات اجل کا بھی جس جا نشاں نہیں

اُس سمت لے چلی ہے مجھے خودداریٔ جنوں
جس سمت کوئی قافلۂ دل رواں نہیں

فانی نہ پوچھ حال مقاماتِ عشق کا
ان منزلوں میں موت بھی اب درمیاں نہیں